بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۳۰ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۱۶ شعبان ۱۳۸۶ھ ۳۰ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۷۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ نومبر — سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چوتھی بار طبی معائنہ کے لئے میو ہسپتال لاہور گئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ براہِ کرم ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو فعال اور خدمت دین کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ موصوف کو کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ کمزوری ابھی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم جاری رکھے۔ آمین۔ عبدالرشید منہاس کلرک اصلاح و ارشاد مقامی (ربوہ)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کے داماد مکرم افتخار احمد صاحب ایاز انسپکٹر سکولز تنزانیہ (مشرقی افریقہ) چھ ہفتے کی اعلیٰ ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد انگلستان سے بذریعہ کار ربوہ آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے پہنچائے آمین

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن خدام نے ابھی تک فارم رکنیت پُر نہیں کئے۔ ان سے فارم رکنیت پُر کروا کے مرکز میں بھجوا دیں۔ خالی رکنیت فارم مطالبہ کرنے پر مرکز سے بھجوا دیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال میں چیمپئن شپ

ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے کا نمایاں اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسال انٹر سکولز ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں جو ۲۶ نومبر کو ختم ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ سکول نے کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال اور ویٹ لفٹنگ میں چیمپئن شپ جیت کر ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز پایا۔ الحمد للہ

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو سکول کے لئے مبارک کرے۔ اور انہیں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

(انچارج گیمز)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ خدا کیلئے پورا اخلاص رکھتے ہیں وہ نمود اور ریا سے بالکل پاک ہوتے ہیں

سچے اخلاص کی یہی نشانی ہے کہ کبھی خیال نہ آوے کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے

"نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں! بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ خدا کو سادہ نہ سمجھ لے کہ وہ مکر و فریب میں آجائے گا جو شخص سفلہ طبع ہو کر خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور نیکی اور راستبازی کی چادر کے نیچے فریب کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ اسے اور بھی رسوا کرے گا فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضاً

ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے نفاق اور ریاکاری کی زندگی لعنتی زندگی ہے۔ یہ چھپ نہیں سکتی۔ آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے اور پھر سخت ذلیل کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی چیز کو چھپاتا نہیں نہ نیکی کو نہ بدی کو۔ سچے نیکوکار اپنی نیکیوں کو چھپاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ انہیں ظاہر کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم ہوا کہ تو پیغمبر ہو کر فرعون کے پاس جا تو انہوں نے عذر ہی کیا۔ اس میں سِر یہ تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے پورا اخلاص رکھتے ہیں۔ وہ نمود اور ریا سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ سچے اخلاص کی یہی نشانی ہے کہ کبھی خیال نہ آوے کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے جو شخص اپنے دل میں اس امر کا ذرا بھی شائبہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے۔ سچا مخلص اس امر کی پرواہ نہیں کرتا کہ دنیا اُسے نیک کہتی ہے یا بد۔

مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک نیک آدمی جب چھپ کر مناجات کرتا ہے تو اس کی عجیب حالت ہوتی ہے وہ اپنے ان تعلقات کو جو خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے کبھی ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ اگر اس مناجات کے وقت اتفاق سے کوئی آدمی آجاوے تو وہ ایسا شرمندہ ہوتا ہے جیسے کوئی زنا کی حالت میں پکڑا جاوے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ ہر نیک آدمی جس کے دل میں اخلاص بھرا ہوا ہے وہ طبعاً اپنے آپ کو پردہ میں رکھنا چاہتا ہے ایسا کہ کوئی پاک دامن عورت بھی ایسا نہیں رکھتی۔ یہ امر ان کی فطرت ہی میں ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۶ و ۳۸۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلالت گھاٹے اور تباہی سے بچنے کے تین نہایت قیمتی گُر

قرآن کریم کی یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے اچھے اور بُرے عمل کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے

سورۃ العصر کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العصر والعصر ان الانسان لفی خسر۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات میں اللہ تعالیٰ نے انسانی اعمال کے متعلق ایک نہایت اہم نکتہ بیان کیا ہے جسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے بسا اوقات لوگوں کو کئی قسم کی ٹھوکریں لگ جاتی ہیں۔ دنیا میں عام طور پر یہ طریق ہے کہ لوگ بعض اعمال کو اچھا اور بعض کو بُرا قرار دیتے ہیں اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ جو اعمال ان کے نزدیک اچھے ہیں ان کو اختیار کریں۔ اور جو اعمال ان کے نزدیک بُرے ہیں ان سے اجتناب کریں۔ جن اعمال کو وہ اچھا سمجھتے ہیں ان کو اعمالِ صالحہ قرار دیتے ہیں۔ اور جن اعمال کو وہ بُرا سمجھتے ہیں ان کو اعمال سیئہ کہتے ہیں حالانکہ عمل صالحہ کسی مخصوص عمل کا نام نہیں بلکہ ہر ایسا عمل جو مناسب حال ہو اور جو انسان کی روحانی یا جسمانی ضرورت کے مطابق ہو اس کو عمل صالحہ کہا جاتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے ان اعمال کے متعلق جو دین کے مطابق ہوتے ہیں ایک ایسی اصطلاح رکھی ہے۔ جو اپنی ذات میں کامل ہے۔ اور جس میں اس حقیقت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ کس عمل کو تم اچھا کہہ سکتے ہو اور کس کو بُرا۔ باقی مذاہب بنی نوع انسان کو صرف اتنی تعلیم دیتے ہیں کہ تم اچھے اعمال بجا لاؤ۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ اچھے اعمال کی تعریف کیا ہے۔ اگر کسی سے پوچھا جائے کہ اچھے اعمال بتاؤ تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اچھا عمل ہے۔ روزہ رکھنا اچھا عمل ہے۔ غرباء کی خدمت کرنا اچھا عمل ہے۔ صدقہ خیرات دینا اچھا عمل ہے۔ حالانکہ یہ مکمل جواب نہیں۔ اسلام صرف نماز کو عمل صالحہ قرار نہیں دیتا۔ اسلام صرف روزہ اور زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کو عمل صالحہ قرار نہیں دیتا بلکہ اسلام کے نزدیک عمل صالحہ وہ عمل ہے۔ جو مناسب حال ہو۔ اور انسان کی روحانی یا جسمانی ضروریات کے مطابق ہو۔ مثلاً روزہ رکھنا کتنی بڑی نیکی ہے۔ مگر روزہ رکھنا بھی کبھی اچھا ہو جاتا ہے اور کبھی بُرا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عید کے دن روزہ رکھتا ہے وہ شیطان ہے۔ اگر روزہ رکھنا ہر حالت میں عمل صالحہ ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیوں فرماتے کہ عید کے دن روزہ رکھنے والا شیطان ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ اپنی ذات میں اچھا نہیں بلکہ اس وقت اچھا ہے جب خدا تعالیٰ کا حکم اس کے متعلق موجود ہو۔ اسی طرح نماز بڑی اچھی چیز ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھتا ہے جب سورج اس کے سر پر ہو یا سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھتا ہے وہ شیطان ہے۔ اگر نماز اپنی ذات میں عمل صالحہ ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے والے کو گنہگار کیوں قرار دیتے۔ یا اس وقت جب سورج سر پر ہو جو شخص نماز پڑھے۔ اسے شیطان کیوں قرار دیتے۔ مگر یہ تو ایسے احکام ہیں جن کی حکمتیں سب کو معلوم نہیں ہوتیں اتنی بات تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا ایک نبی دشمن سے مقابلہ میں کھڑا ہو، دشمن اپنے پورے زور سے حملہ کر رہا ہو۔ اور وہ نبی اس پر ایمان لانے والے دشمن کے حملہ کے دفاع میں مشغول ہوں تو ایسی حالت میں اگر کوئی شخص میدانِ جہاد کو چھوڑ کر ایک طرف مصلّے بچھا کر نماز شروع کر دے تو ہر شخص اسے دیکھ کر کہے گا کہ وہ شیطان ہے۔ اس وقت یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ شخص کتنا بڑا نیک ہے۔ مصلّے بچھا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہا ہے۔ بلکہ جو شخص بھی اسے دیکھے گا اسے منافق اور غدار قرار دے گا اور کہے گا کہ جو شخص جہاد کو چھوڑ کر ایک کونہ میں چھپ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہے۔ اور اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دشمن کا حملہ کتنا شدید ہے یا مسلمانوں کو اس وقت کتنے بڑے مصائب کا سامنا ہے۔ وہ نمازی نہیں بلکہ اسلام کا دشمن اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

اسی طرح روزہ بڑی اچھی چیز ہے مگر ایک دفعہ جبکہ ایک جہاد کے موقعہ پر بعض صحابہؓ نے روزے نہ رکھے اور بعض نے رکھ لئے۔ جنہوں نے روزے رکھے تھے وہ میدان میں پہنچ کر نڈھال ہو کر گر گئے اور جن کے روزے نہیں تھے وہ بڑی پھرتی سے جہاد کی تیاری کرنے لگ گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نظارہ دیکھ کر فرمایا۔ آج روزہ داروں سے بے روزہ بڑھ گئے۔ اگر روزہ ہر حالت میں عمل صالحہ ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے کہ آج روزہ داروں سے بے روزہ بڑھ گئے۔ آپ کا روزہ داروں پر غیر روزہ داروں کو ترجیح دینا صاف بتاتا ہے کہ روزہ رکھنا بھی بعض حالات میں عمل صالحہ ہوتا ہے اور بعض حالات میں عمل غیر صالحہ چونکہ جہاد میں طاقت اور ہمت کی ضرورت تھی۔ اس لئے جن لوگوں نے اس دن روزہ نہ رکھا۔ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ داروں سے زیادہ قابل تعریف سمجھا۔ غرض عمل صالحہ کے معنی ایسے عمل کے ہوتے ہیں۔ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہو۔ اگر ان حقوق کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو کوئی عمل عمل صالحہ نہیں کہلا سکتا۔ خواہ بظاہر وہ کتنا اچھا نظر آتا ہو۔

دراصل اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ خالی عمل کوئی عمل نہیں بلکہ ہمیشہ کسی عمل کی خوبی یا اس کی برائی نسبتی طور پر دیکھی جاتی ہے۔ بسا اوقات ایک عمل ایک وقت میں اچھا ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے وقت میں بُرا ہو جاتا ہے۔ پس اس آیت میں عمل صالحہ کے معنی محض اچھے کام کے نہیں بلکہ ایسے کام کے ہیں جو نسبتی لحاظ سے بھی اچھا ہو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ ہر عمل جو تم کو اچھا نظر آتا ہو وہ کرو بلکہ اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ تم وہ کام کرو جو وقت کے لحاظ سے بھی مناسب ہو کیونکہ ہر عمل خواہ بظاہر کتنا اچھا نظر آتا ہو ایک دوسرے وقت میں بُرا بن جاتا ہے۔ مثلاً رحم کا مادہ ہے۔ جب کسی شخص سے پوچھا جائے کہ بتاؤ رحم کیسی چیز ہے وہ فوراً کہہ دے گا کہ رحم سے بڑھ کر اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ یہ تو بڑی نیکی ہے۔ حالانکہ انسانی زندگی میں بعض اوقات ایسے بھی آجاتے ہیں جب رحم ایک خطرناک جرم بن جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنی آنکھوں سے کسی چور کو سیندھ لگاتا دیکھے اور وہ خیال کرے کہ مجھے اس پر رحم کرنا چاہیئے اگر میں نے پولیس میں اطلاع دی یا اس کو خود ہی گرفتار کر لیا۔ تو اس پر مقدمہ چلے گا اور یہ کئی سالوں کے لئے قید ہو جائے گا۔

اس کے بیوی بچے الگ پریشان ہوں گے اور یہ علیحدہ مصیبت میں مبتلا ہوگا تو کوئی شخص اس فعل پر اس کی تعریف نہیں کرے گا۔ ہر شخص جو اس واقعہ کو سُنے گا کہے گا کہ اس نے سخت بُرا کام کیا اسے چاہیئے تھا کہ چور کو فوراً گرفتار کر لیتا۔ اس کا رحم سے کام لینا اور چور کو گرفتار نہ کرنا خوبی نہیں بلکہ انتہاء درجہ کا نقص اور عیب تھا۔ اب دیکھو رحم ایک وقت اچھی چیزوں میں شمار ہوتا ہے۔ دوسرے وقت بُری چیز بن جاتا ہے اور ہر شخص اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قتل کرنے کے لئے جا رہا ہو اور اس راز کا ایک تیسرے شخص کو بھی علم ہو مگر وہ پولیس میں اس وجہ سے اطلاع نہ دے کہ اگر مَیں نے اطلاع دی تو وہ پکڑا جائے گا اور اس کے بیوی بچوں کو تکلیف ہو گی۔ تو یہ ہرگز رحم نہیں کہلائے گا۔ اسی طرح اور ہزاروں مواقع انسانی زندگی میں ایسے آتے ہیں جب بہتر سے بہتر اور اچھے سے اچھا کام بھی بُرا بن جاتا ہے اور انسان کا فرض ہے کہ اُس سے بچے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ عملِ صالح کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور مومنوں کو ہدایت دی ہے کہ تم صرف ایسے کام نہ کرو جو بغیر نسبت کے تمہیں اچھے نظر آتے ہیں بلکہ تم وہ کام کیا کرو جو اردگرد کے حالات اور نسبت کے لحاظ سے بھی اچھے معلوم ہوتے ہوں۔ پس اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے معنے یہ ہیں کہ سب لوگ گھاٹے میں ہیں۔ سوائے اُن کے جو ایمان لاتے اور اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں، یعنی ایسے کام کرتے ہیں جو اضافی لحاظ سے اچھے ہوتے ہیں۔ یورپ کے لوگ اس بات پر بڑا فخر کیا کرتے ہیں کہ نظریۂ اضافت آئن سٹائن نے ایجاد کیا ہے حالانکہ یہ وہ نظریہ ہے جو آج سے تیرہ سَو سال قبل قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اسی وجہ سے قرآن کریم میں ہر جگہ عمل صالح کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنے نظریۂ اضافت کے ہی ہیں یعنی کام اپنی ذات کے لحاظ سے نہیں بلکہ اضافی لحاظ سے اچھے قرار پاتے ہیں۔ مَیں اُوپر ایسے کاموں کی مثالیں پیش کر چکا ہوں جو بظاہر اچھے نظر آتے ہیں لیکن نسبتی لحاظ سے بعض دوسرے مقامات پر بُرے بن جاتے ہیں۔ اب مَیں ایک بُرے کام کی مثال پیش کرتا ہوں جو اضافی نقطۂ نظر سے قابلِ تعریف قرار پاتا ہے۔ فرض کرو کسی شخص کا باپ ایک جگہ بیٹھا ہے اور سانپ اس کے جسم پر چڑھ رہا ہے مگر اسے کوئی علم نہیں کہ میرے جسم پر سانپ چڑھا جا رہا ہے۔ یہ نظارہ اس کا لڑکا دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر مَیں نے ذرا بھی غفلت کی تو سانپ میرے باپ کو ڈس لے گا۔ ایسی حالت میں اگر اسکے اندر کچھ بھی عقل اور شعور کا مادہ پایا جاتا ہو تو وہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کریگا کہ زور سے ایک ڈنڈا اس سانپ کو مارے یا اگر جُوتا اس کے پاس پڑا ہو تو اسی کو اٹھا کر اس سختی کے ساتھ سانپ پر مارے کہ وہ مر جائے یا ڈر کر بھاگ جائے اور اسے کاٹنے کا موقع ہی نہ ملے۔ اب جہاں تک فعل کا سوال ہے یہی کہا جائیگا کہ اس نے اپنے باپ کو ڈنڈا مارا یا جوتا اٹھا کر اس نے اپنے باپ کی طرف پھینکا مگر جو شخص بھی اس واقعہ کو سُنے گا یہ نہیں کہے گا کہ وہ بڑا نالائق اور خبیث تھا۔ اس نے اپنے باپ کو جُوتا مارا۔ بلکہ ہر شخص اس کی تعریف کرے گا اور کہے گا کہ وہ بڑا نیک اور سعادت مند بچہ تھا۔ اس نے اپنے باپ کی حفاظت کی اور ایسی پھُرتی سے کام لیا کہ سانپ کے لئے ڈسنے کا موقع ہی نہ آیا اور وہ مر گیا یا ڈر کر بھاگ گیا۔ پس جس طرح اچھے کام بعض دفعہ اضافی لحاظ سے بُرے بن جاتے ہیں اسی طرح بُرے کام بعض دفعہ اضافی لحاظ سے اچھے بن جاتے ہیں۔ اور یہ وہ نظریہ ہے جسے آئن سٹائن نے نہیں بلکہ سب سے پہلے قرآنِ کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ قرآن کریم اس بات پر بار بار زور دیتا ہے کہ عمل وہی اچھا ہے جو صالح ہو اور جس میں تمام حالات کو مدِّنظر رکھ لیا گیا ہو۔ پس نظریۂ اضافت عملوا الصّالحات میں بتایا گیا ہے لوگ کہتے ہیں کہ نیک عمل کرو۔ وہ کسی کا نام گُڈ ایکشن رکھتے ہیں تو کسی کا نام بیڈ ایکشن۔ لیکن وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ایکشن اپنی ذات میں نہ کوئی اچھا ہے نہ بُرا۔ اگر کوئی ایکشن اچھا ہے تو نسبتی لحاظ سے اور اگر بُرا ہے تو نسبتی لحاظ سے۔ قتل کتنی بُری چیز ہے لیکن لڑائی میں یہ کتنی اچھی چیز بن جاتا ہے۔ پس کوئی ایکشن اپنی ذات میں اچھا نہیں اور کوئی ایکشن اپنی ذات میں بُرا نہیں۔ صرف نسبت کے لحاظ سے ایک ایکشن اچھا بن جاتا ہے اور نسبت کے لحاظ سے ہی دوسرا ایکشن بُرا بن جاتا ہے۔ اور یہی معنے عملوا الصّالحات کے ہیں یعنی مومنوں کو وہ اعمال بجالانے چاہئیں جو اضافی طور پر اعلیٰ قرار دئے جاسکیں۔ (مگر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ قرآن کریم اس اضافی نیکی کو بیان نہیں کرتا بلکہ انسان پر چھوڑ دیتا ہے۔ تمام اضافی ضروری تفصیلات وہ خود بھی بیان کرتا ہے اور انتخاب کے اصول اس نے خود بیان کئے ہیں یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان کروائے گئے ہیں)

یہ امر پہلے بتایا جا چکا ہے کہ خسر کے معنے ضلالت کے بھی ہوتے ہیں۔ گھاٹے کے بھی ہوتے ہیں اور تباہی اور بربادی کے بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں معانی پر روشنی ڈالنے کے لئے (۱) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (۲) وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (۳) وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ میں تین قسم کے لوگوں کا ہی استثنیٰ کیا ہے۔ فرماتا ہے وہ لوگ جن میں یہ تین خاصیتیں پائی جائیں گی یعنی ان کے اندر ایمان بھی ہوگا ان کے اندر عملِ صالح بھی ہوگا اور وہ تواصوا بالحق وتواصوا بالصّبر پر بھی عمل کرنے والے ہوں گے وہ خُسر سے محفوظ رہیں گے۔ گویا خُسر کے بھی تین ہی معنے تھے اور اس کے بالمقابل استثنا بھی تین قسم کے لوگوں کا ہی کیا گیا ہے اور اس طرح ایک ایک بات کا ردّ ایک ایک بات میں کر دیا گیا ہے یعنی ایک قسم کا خُسر ایک بات سے اور دوسری قسم کا خسر دوسری بات سے اور تیسری قسم کا خسر تیسری بات سے رد کر دیا ہے۔ یہ بناوٹ اِس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ قرآن کریم لُغت کے معانی کو پوری طرح ملحوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ خسر کے بھی تین معنے تھے اور اس کے مقابل میں بھی تین باتیں ہی پیش کی گئی ہیں۔ خسر کے پہلے معنے گمراہی اور ضلالت کے ہیں اس کے مقابل میں اللہ تعالیٰ نے الّا الّذین اٰمنوا کو رکھا یہ بتانے کے لئے کہ اس وقت صرف مومنوں کی جماعت گمراہی سے محفوظ ہوگی کیونکہ وہ وقت کے مامور پر ایمان لانیوالی ہو گی۔ اور سب لوگ گمراہ اور صداقت سے دُور ہوں گے۔ پس گمراہی کے معنوں کو اٰمنوا نے رد کر دیا۔ دوسرے معنے خسر کے گھاٹے کے ہیں۔ اِس کو ردّ کرنے اور لوگوں کو یہ بتانے کے لئے کہ گھاٹے سے بھی صرف مومنوں کی جماعت محفوظ ہوگی اللہ تعالیٰ نے عملوا الصّالحٰت کے الفاظ رکھ دئے۔ گھاٹا آخر کیوں ہوتا ہے اسی لئے کہ انسان مناسبِ حال اعمال نہیں کرتا۔ اگر کوئی تاجر وقت پر کسی چیز کو خریدے گا نہیں وقت پر کسی چیز کو بیچے گا نہیں تو یہ لازمی بات ہے کہ اس کو اپنی تجارت میں خسارہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ عملِ صالح اختیار کرے گا یعنی ایسے اعمال بجالائیگا جو تجارت کے مناسبِ حال ہوں تو وہ گھاٹے سے بچ جائے گا۔ پس مناسبِ حال اعمال انسان کو گھاٹے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چونکہ مومن مناسبِ حال اعمال بجالائیں گے اسلئے وہ گھاٹے سے بھی محفوظ رہیں گے۔

خسر کے تیسرے معنے ہلاکت اور بربادی کے ہیں اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصّبر رکھ دیا کہ مومن نہ صرف گمراہی سے محفوظ ہوں گے نہ صرف گھاٹے سے محفوظ ہوں گے بلکہ تواصوا بالحق وتواصوا بالصّبر کی وجہ سے وہ ہلاکت اور بربادی سے بھی محفوظ ہوں گے۔ یہ صاف بات ہے کہ دنیا میں جب کوئی نئی صداقت آتی ہے لوگوں میں اس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ اس کو مٹانے کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اور جب کسی اقلیّت کو اکثریت کی مخالفت کا سامنا ہو حکومت اس کی مخالف ہو جائے۔ رعایا اس کی دشمن ہو جائے، تاجر اس کو مٹانے پر کمربستہ ہو جائیں، صنّاع اس کی ہلاکت کے درپے ہو جائیں۔ اسی طرح عالم کیا اور جاہل کیا، بڑے کیا اور چھوٹے کیا سب کے سب اس ارادہ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں کہ ہم اس کو کچل دیں گے تو ایسی حالت میں اسکے لئے تباہی سے بچنے کے دو ہی ذرائع ہوتے ہیں۔

اوّل اس کے پاس ہلاکت سے بچنے کے مکمل سامان ہوں۔

دوم ان سامانوں سے کام لیا جائے۔ سامان نہ ہوں تب بھی انسان ہلاکت سے نہیں بچ سکتا۔ اور اگر سامانوں سے کام نہ لیا جائے تب بھی انسان بربادی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ پانی نہ ہو تب بھی انسان پیاسا مر جاتا ہے۔ اور اگر پانی تو ہو مگر اس کو پیا نہ جائے تب بھی انسان مر جاتا ہے۔

پہلا ذریعہ تو مومنوں کو حاصل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُن کی عملی قوت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ ایسے اعمال بجالاتے ہیں جو موقع اور محل کے مناسب ہوں، اور پھر اس کے ساتھ ہی ایک زائد بات یہ بھی ہوتی ہے کہ انہیں اپنی کامیابی کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ نظر آ رہا ہوتا ہے اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا خواہ کس قدر مخالفت کرے وہ ہمیں کبھی مٹا نہیں سکتی۔ پس جہاں تک ہلاکت سے محفوظ رہنے کے سامانوں کا سوال ہے وہ مومنوں کو پورے طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ اُن کے اندر ایمان بھی ہوتا ہے، ان کے اندر قوتِ عمل

بھی ہوتی ہے اور انہیں اپنی کامیابی کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدوں کی بناء پر کامل یقین بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ سامانوں سے کام لیا جائے۔ وتواصوا بالحقّ وتواصوا بالصّبر میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ خالی عملِ صالح انسان کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ جب وتواصوا بالحقّ وتواصوا بالصّبر کا مقام کسی قوم کو حاصل ہوتا ہے تب وہ ہلاکت سے بچا کرتی ہے اس کے بغیر نہیں۔

وتواصوا بالحقّ کیا چیز ہے؟

اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ چونکہ حق کے ایک معنے صداقت کے بھی ہیں اس لئے وتواصوا بالحقّ کے ایک معنے تو یہ ہوں گے۔ کہ مومن اصولِ صداقت پر خود بھی قائم ہوں گے اور دوسروں کو بھی قائم کریں گے یعنی مومنوں کی یہ حالت ہوگی کہ ان میں سے ہر شخص نہ صرف خود صداقت کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گا بلکہ دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرے گا کہ وہ ہمیشہ صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار رہا کریں۔ پہلی اور بڑی چیز جو کسی قوم کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے وہ غلط نظریوں پر اس قوم کا قائم ہو جانا ہے۔ جب کسی قوم کے سامنے غلط نظریئے ہوں گے لازماً وہ غلط نتائج پر پہنچے گی۔ اور غلط نتائج سے غلط اعمال ظاہر ہوں گے پس تواصوا بالحقّ میں اِس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ قوم غلط نظریوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ ہاں جب کوئی سچی بات اس کے سامنے پیش ہوگی تو وہ اسے فوراً قبول کر لے گی۔ یہ امر انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ جس چیز سے کسی کو وابستگی ہو جائے وہ اس سے ہٹا نہیں کرتا۔ صرف صداقت کی جستجو کا احساس ہی اسے ان بندھنوں سے نجات دیا کرتا ہے۔ ورنہ جب ایک لمبی عادت کسی غلطی کے متعلق قوم میں پائی جائے اور صداقت کی جستجو کا احساس اس کے قلب میں نہ رہے تو اس غلطی کو ترک کرنا لوگوں کے لئے سخت مشکل ہوتا ہے وہ سچائی پر اعتراض کرنے کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں مگر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اپنی غلطی کی اصلاح کریں۔

جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو کئی لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق حسد پیدا ہو گیا مگر چونکہ وہ خود کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کولمبس نے اگر امریکہ دریافت کر لیا ہے تو اس میں کونسی بڑی بات ہے۔ یہ کام تو ہم میں سے ہر شخص کر سکتا تھا۔ جو بھی جہاز میں سوار ہو کر نکل پڑتا آخر ایک دن اس نے امریکہ پہنچ ہی جانا تھا۔ یہ کوئی ایسا کارنامہ نہیں جسے سراہا جائے اور جس کے سرانجام دینے پر کولمبس کی تعریف کی جائے۔ جب کولمبس کو معلوم ہوا کہ میرے متعلق بعض لوگ اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں تو اس نے ایک پارٹی میں بہت سے لوگوں کو مدعو کیا اور اپنی جیب میں سے ایک انڈا نکال کر اُن سے کہا کہ اسے میز پر کھڑا کر دو۔ سب اِدھر اُدھر دیکھنے لگے اور کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ انڈے کو میز پر کس طرح کھڑا کیا جائے۔ کولمبس نے سوئی نکالی اور انڈے میں سوراخ کر کے اس میں سے تھوڑا سا لعاب نکالا اور انڈے کو چپکا کر میز پر کھڑا کر دیا۔ اِس پر لوگ کہنے لگے یہ کونسی بڑی بات تھی یہ تو ہم بھی کر سکتے تھے۔ کولمبس نے کہا میں نے سُنا ہے کہ تم امریکہ کے متعلق یہ کہہ رہے ہو کہ اگر کولمبس نے اس کی دریافت کر لی ہے تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں اگر ہمیں موقع ملتا تو ہم بھی دریافت کر لیتے۔ امریکہ دریافت کرنے کا تو تمہیں موقع نہیں ملا لیکن انڈے کو میز پر کھڑا کرنے کا تو تمہیں موقع مل گیا تھا پھر تم کیوں اس کو کھڑا نہ کر سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ صداقت کے اصول بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ سوال صرف کام کرنے اور صداقت سے وابستگی پیدا کرنے کا ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں سچائی کی تلاش کا جذبہ ہوتا ہے وہ معمولی معمولی باتوں سے بڑے بڑے اہم نتائج اخذ کر لیتے ہیں۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ سچائی ہمیں کہاں سے ملی ہے۔ وہ سچائی کی طرف ایک پیاسے کی طرح اُمڈ کر جاتے اور اپنے سابق غلط خیالات کو فوراً ترک کر دیتے ہیں لیکن جن لوگوں کے دلوں میں صداقت کا کوئی احساس نہیں ہوتا ان کے لئے اپنی پُرانی غلطیوں کو چھوڑنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔

آخر یہ بھی کوئی مسئلہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں بلکہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ جب ساری دنیا آدم سے لے کر اب تک مرتی چلی آئی ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موت سے بچ جاتے اور وہ تمام بنی نوع انسان کے خلاف زندہ آسمان پر چلے جاتے مگر چونکہ مسلمان اس عقیدہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے ہیں اس لئے انہیں اس کو چھوڑنا ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کے غلط مسائل ہیں جو زمانۂ نبوت سے بُعد کی وجہ سے مسلمانوں میں رائج ہو چکے ہیں۔ اور جن سے اِدھر اُدھر ہونا ان پر نہایت شاق گزرتا ہے لیکن اگر کوئی شخص ہمّت سے کام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے تو یہ طوق اور سلاسل ایک آن میں کٹ جاتے ہیں اور اسے کچھ بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور لوگوں کو تو یہ نظر آتا ہے کہ فلاں بات امام غزالی رحؒ نے کہی ہے ہم اسے کس طرح چھوڑ دیں۔ فلاں بات جنیدؒ نے کہی ہے ہم اسے کس طرح چھوڑ دیں۔ فلاں بات سید عبدالقادر جیلانیؒ نے کہی ہے ہم اسے کس طرح چھوڑ دیں۔ فلاں بات امام رازیؒ نے کہی ہے ہم اسے کس طرح چھوڑ دیں۔ فلاں مسئلہ امام ابوحنیفہؒ نے بیان کیا ہے ہم اسے کس طرح چھوڑ دیں۔ فلاں مسئلہ امام شافعیؒ نے بیان کیا ہے ہم اسے کس طرح چھوڑ دیں۔ لیکن ایک احمدی کے لئے ان میں سے کوئی بھی مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک مامور پر ایمان لا چکا ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام لانے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم میرے سامنے ہے جو کچھ وہ کہے گا وہ درست ہوگا۔ اور جس بات کی وہ تردید کرے گا وہ غلط ہوگی۔ مجھے اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں کہ امام رازی یا امام غزالی یا امام ابوحنیفہ نے کیا کہا ہے میں نے تو یہ دیکھنا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا ہے اور مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے کیا ہدایت پائی ہے۔

غرض ہر قوم میں مختلف قسم کی غلطیاں پائی جاتی ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے تو پچھلے سارے تعلقات کٹ جاتے ہیں۔ آخر بڑے بڑے آدمی بھی تو غلطی کر سکتے ہیں۔ اگر ہزار مسائل وہ نہایت اعلےٰ درجہ کے پیدا کرتے ہیں تو ایک دو مسئلوں میں ان سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ مگر ایک ایک غلطی اکٹھی ہوتے ہوتے غلطیوں کا ایک طومار بن جاتا ہے جس میں لوگ پھنس جاتے ہیں اور وہ حیران ہوتے ہیں کہ ہم اس دلدل سے کس طرح نکلیں۔ اگر ہم نکلے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم اپنے بزرگوں کے خلاف قدم اُٹھا رہے ہیں۔ پس جب تک کوئی شخص نبی پر ایمان نہیں لاتا وہ کئی قسم کی مشکلات میں پھنسا رہتا ہے۔ لیکن اِدھر اُسے نبوت پر ایمان نصیب ہوتا ہے اور اُدھر یکدم اس کے تمام بوجھ اُتر جاتے ہیں۔ اور وہ رسّیاں جنہوں نے اس کو جکڑا ہوتا ہے سب ایک ایک کر کے ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو ایمان نصیب ہوتا ہے اس کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں۔ اِس کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی نبی پر ایمان لاتا ہے اس کی پچھلی تمام روایتی قیود ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ تمام رسّیاں جن سے اس کا جوڑ جوڑ جکڑا ہوا ہوتا ہے کٹ جاتی ہیں۔ اور وہ حریّت اور آزادی کی فضا میں پہلی مرتبہ سانس لیتا ہے۔ کیونکہ نبی کے ماننے والے اس اصل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو سچی بات ہے اس کو ہم نے ماننا ہے اور جو غلط بات ہے اس کو ہم نے نہیں ماننا خواہ اسے کسی کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہو۔ گویا وہ طوق جنہوں نے اس کی گردن کو جھکایا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ سلاسل جو اس کے پاؤں میں پڑی ہوتی ہیں سب کٹ جاتی ہیں۔ اور وہ سچائی کا علمبردار بن جاتا ہے۔ پس وتواصوا بالحقّ کے پہلے معنے یہ ہیں کہ مومن اصولِ صداقت پر خود بھی پوری طرح قائم ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (باقی)

اطفالِ احمدیّت! آپ نے دُنیا کو دکھانا ہے کہ احمدی بچے اپنے امام کی آواز پر لبّیک کہنا جانتے ہیں۔
(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناصرات کا گیت

بڑھے چلو

ہم احمدی بنات ہیں — تمام ایک ذات ہیں
خدا کی ناصرات ہیں
بڑھے چلو — قدم قدم بڑھے چلو
سوئے حرم بڑھے چلو
بلندیاں چڑھے چلو

قدم ہیں گرچہ ناتواں — مگر ہے عزم توجواں
رگوں میں ہے لہو رواں — یہ سلسلہ ہے جاوداں
وہ سامنے ہے آستاں — رواں دواں رواں دواں
بڑھے چلو —

یہ ریگ زار کچھ نہیں — یہ رود بار کچھ نہیں
یہ کوہسار کچھ نہیں — عمیق غار کچھ نہیں
یہ گل یہ خار کچھ نہیں — خزاں بہار کچھ نہیں
بڑھے چلو —

سمندروں کو پھاڑ دو — پہاڑ ہو اکھاڑ دو
جو بت بنے بگاڑ دو — صنم کدے اجاڑ دو
رسوم کو پچھاڑ دو — علم خدا کا گاڑ دو
بڑھے چلو —

مسیح کی یہ بات ہے — نئی ہی کائنات ہے
نیا ہی شش جہات ہے — نہ دن یہاں نہ رات ہے
ممات بھی حیات ہے — خدا ہمارے ساتھ ہے
بڑھے چلو —

ہم احمدی بنات ہیں — تمام ایک ذات ہیں
خدا کی ناصرات ہیں
بڑھے چلو — قدم قدم بڑھے چلو
سوئے حرم بڑھے چلو
بلندیاں چڑھے چلو

(تنویر)

الفضل کی قابل قدر خدمات

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

یوں تو "الفضل" خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک روح رواں کی طرح ہے۔ جس کے ذریعہ علم و عرفان اور جماعت احمدیہ کی خدمات دینی کا علم حاصل ہوتا ہے جس سے احمدیت کی روح ہر چھوٹے بڑے کے اندر ودیعت کی جاتی رہتی ہے۔ لیکن اس میں جماعت کی قابل قدر ہستیوں کے ایسے خاص خاص مضمون بھی شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے اعلیٰ درجہ کی تحقیق کی باتیں معلوم ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر دلمیں پیدا ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بہت سے احباب علم و عرفان سے بھرپور ہیں

اس وقت میرا روئے سخن ۲۲ نومبر کے الفضل میں شائع ہونے والی اس نظم کی طرف ہے جو محترم سعید احمد صاحب اعجاز لاہور نے محترم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم کی یاد میں لکھی ہے۔

میں اس نظم کے لکھنے پر محترم سعید احمد اعجاز صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مرحوم شیخ صاحب کی سیرت کی تصویر کھینچ کر رکھدی۔ میں جہاں سعید احمد صاحب اعجاز کی درازی عمر کے لئے دعا کرتا ہوں۔ وہاں الفضل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسی قابل قدر نظم پڑھنے کا موقعہ دیا۔

اللہ تعالیٰ ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے شیخ نصیر الحق صاحب پر کہ وہ نیکی اور نیکوکاری کا نمونہ تھے یہ رنگ انہوں نے جماعت احمدیہ کی حقیقت کو سمجھنے اور عمل کرنے سے ہی حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ رنگ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف ملتان کی اہلیہ محترمہ کی اچانک وفات

مورخہ ۲۶/۱۱/۶۶ مغرب کی نماز کے لئے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب جنرل سیکرٹری و سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتہا ئے احمدیہ ضلع ملتان کی اہلیہ خورشید بیگم صاحبہ وضو کرنے لگی تھیں کہ جونہی آپ نے ٹونٹی کو ہاتھ لگایا بجلی کے کرنٹ سے سخت صدمہ پہنچا اور اسی سے آپ جان بحق ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت حکیم محمد اسماعیل صاحب سیکھوانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر تھیں اسی طرح ان کے دادا جان حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کبار صحابہ یعنی ۳۱۳ میں سے تھے۔ مرحومہ کی عمر بوقت وفات چوالیس سال تھی۔ اس حادثہ کی خبر بجلی کی طرح شہر کے احمدی حلقوں اور رنگ گشت کالونی میں پھیل گئی۔ اور سینکڑوں احمدی اور غیر از جماعت احباب تعزیت کے لئے مکرم چوہدری صاحب موصوف کی سکونت گاہ میں پہنچنے لگے — مرحومہ بہت نیک سیرت خوش اخلاق ملنسار۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور جماعت احمدیہ کی سرگرم رکن تھیں۔ دو لڑکے اور چھ لڑکیاں یادگار ہیں۔ ان میں سے چھوٹی لڑکی کی عمر صرف تین سال کی ہے۔

رات کے وقت ہی مرحومہ کی تجہیز و تکفین کی گئی اور جماعت احمدیہ ملتان نے ملک عمر علی صاحب کی کوٹھی میں نماز جنازہ ادا کی جو مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کا جنازہ ٹیکسی کے ذریعہ ربوہ لایا گیا اور ۲۷ نومبر کو بعد نماز مغرب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسلئے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے دعا کرائی۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے۔ پسماندگان کا اور خصوصاً چھوٹے چھوٹے بچوں کا خدا حافظ و ناصر ہو اور سب کو صبر جمیل کی اعلیٰ توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین

تاجر حضرات اور تعمیر مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاجر حضرات کے بارہ میں ارشاد بابرکت حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"تاجروں کے متعلق میں نے بتایا ہے کہ تجویز یہ ہوتی ہے کہ بڑے تاجر ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد میں دیدیا کریں بڑے تاجروں کا بعض دفعہ ایک ایک سودے کا منافع چار چار پانچ پانچ سو روپیہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ کوئٹے کے ایک دوست نے ایک سودے کا منافع اڑھائی سو روپیہ بھجوا دیا۔ چھوٹا تاجر اگر ہزاروں سودوں کا منافع جمع کرے تب شاید وہ اڑھائی سو روپے تک پہنچے۔ ہماری جماعت میں ایسے تاجر جو بڑی تجارتیں کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے چار پانچ سو کے قریب ہیں۔ جیسے منڈیوں کے آڑھتی ہیں۔ کمپنیوں والے ہیں کارخانے والے ہیں یا دوسرے تاجر ہیں اور چھوٹا تاجر تو کئی ہزار ہے"

بڑے تاجر ہر مہینہ کی یکم تاریخ کے پہلے سودے کا منافع مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے ادا کریں اور چھوٹے تاجر ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع اس بابرکت فنڈ میں دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے باقی سودوں میں بھی برکت ڈالے گا۔

نائب وکیل المال اول

تحریک جدید — ربوہ

اعلان دارالقضاء

محترمہ مریم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم غلام محمد خاں صاحب پٹھان مرحوم کارکن ٹی۔آئی کالج ربوہ نے لکھا ہے کہ میرے خاوند تین ماہ ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۳۸۶/۷۷ روپے اور انعام (حق الخدمت) کے طور پر ملنے والی رقوم مبلغ ۱۱۲۵/- روپے کل ۱۵۱۰/۷۷ روپے مجھے اور میری لڑکی مسماۃ فریدہ کمال کو دی جائے۔ کیونکہ ہم دونوں کے سوا مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے فریدہ کمال صاحبہ نے اس درخواست پر لکھا ہوا ہے کہ یہ رقم ساری کی ساری میری والدہ کے سپرد کر دی جائے کیونکہ میری کفالت کی ذمہ داری بھی انہیں پر ہے اس درخواست پر مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی الف کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

اعلان نکاح

۱۔ میرے پھوپھی زاد بھائی ڈاکٹر چوہدری اقبال احمد ناصر معلم وقف جدید کا نکاح مورخہ ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ مسجد احمدیہ حافظ آباد میں بعد نماز جمعہ عزیزی رشیدہ بیگم قمر دختر قریشی عبدالرحیم صاحب سے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب امام مسجد نے پڑھا۔ عزیزہ قریشی حبیب اللہ صاحب وکیل سابق پریذیڈنٹ حافظ آباد کی نواسی ہے۔ بزرگان جماعت اور جملہ دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ ہر دو خاندانوں کے لئے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

چوہدری شمس الدین ولد چوہدری فضل الدین صاحب اور سیر

نظارت تعلیم کے اعلانات

دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل ویسٹ پاکستان لاہور:۔ اپر ڈویژن کلرک کی اسامیوں کے لئے درخواستیں ۱۲/۲/۶۶ تک معرفت قریبی ایمپلائمنٹ ایکسچینج بنام مسٹر ارشد علی ایڈیشنل اکاؤنٹنٹ جنرل لاہور مطلوب ہیں۔ انٹرویو ۱۲/۲/۶۶۔ عمر ۱/۱ کو ۲۵ سال۔ اصل سرٹیفکیٹ اور فوٹو کی کاپی ہمراہ لاویں۔ قابلیت۔ گریجوایٹ (پ۔ٹ ۲۰/۱۱/۶۶)

۲۔ پوسٹ آفس ڈیپارٹمنٹ نارداں سرکل:۔ مختلف قسم کے کلرکوں کے انتخاب کے لئے مقابلہ کا امتحان مختلف مراکز میں ۲۹/۱/۶۷ کو ہوگا۔ مجوزہ فارم برائے درخواست مع پمفلٹ قواعد کسی قریب کے ہیڈ پوسٹ آفس سے ۱/- کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور ادا کر کے حاصل کریں۔

قابلیت۔ میٹرک۔ عمر ۲۹/۱/۶۷ کو ۱۷ تا ۲۵ سال۔ درخواست امیدوار کے اپنے ہاتھ سے پُر شدہ ۳۰/۱۲/۶۶ تک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور میں پہنچ جانی ضروری۔ درخواست کے اوپر جسٹرڈ لفافہ نمایاں طور پر درج کریں۔

"درخواست برائے امتحان مقابلہ" (پ۔ٹ ۲۰/۱۱/۶۶)

۳۔ واپڈا میں مختلف قسم کے ٹریننگ کورس یکسالہ:۔ کورس ۱۔ ٹرنر (۲) مکینک (مشین مین) (۳) آٹو الیکٹریشن (۴) ہاڈریگ لائین اوپریٹر (۵)۔ ریکٹر ہوپر یڈز وظیفہ ۵۰/- ماہوار۔ بعد ٹریننگ واپڈا کی ملازمت برائے ایک سال کے لئے بانڈ ضروری داخلہ کے لئے فارم درخواست پرنسپل صاحب ارتھ موونگ ٹریننگ سکول ایم۔پی۔او۔ واپڈا جام شورو کے دفتر سے مفت۔ اپنے پتہ کا لفافہ ٹکٹ لگا کر برائے فارم ارسال کریں۔ قابلیت۔ میٹرک۔ درخواست ۱۵/۱۲/۶۶ تک (پ۔ٹ ۲۱/۱۱/۶۶)

۴۔ جونیئر کلرکوں کی اسامیوں کے لئے درخواست بنام ڈپٹی کمشنر گجرات صرف ضلع گجرات کے امیدواروں کے لئے۔ قابلیت کم از کم میٹرک۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ سال رہائش کا سرٹیفکیٹ نیز دوسرے ضروری سرٹیفکیٹ ہمراہ درخواست معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج جہلم۔ آخری تاریخ ۷/۱۲/۶۶۔ (پ۔ٹ ۲۳/۱۱/۶۶)

۵۔ سٹی اینڈ گلڈز آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ:۔ ٹیکنالوجی امتحان سٹی اینڈ گلڈز آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ مئی جون ۱۹۶۷ء میں ہوگا۔ بمقام لاہور۔ مختلف امتحانوں کے لئے سلیبس اور فارم درخواست دفتر ڈائریکٹر (انڈسٹریل ٹریننگ ونگ) مغربی پاکستان پونچھ ہاؤس ملتان روڈ۔ لاہور سے رعایتاً یا بذریعہ ڈاک۔ آخری تاریخ موصول درخواست ۵/۱/۶۷ مع فیس ۲۳/- فی پرچہ علاوہ ۷/- فی امیدوار نقد یا بذریعہ آرڈر۔ لیٹ فیس ۲/- فی پرچہ کے ساتھ ۱/۲/۶۷ ایک (پ۔ٹ ۲۳/۱۱/۶۶)

انسپکٹر پولیس کی اسامیاں: پراسیکیوٹنگ انسپکٹر پولیس کی اسامیوں کے لئے درخواستیں منجانب صرف امیدواران اضلاع لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ شیخوپورہ ۱۰/۱۲/۶۶ تک معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج پہنچنی ضروری ہیں۔ قابلیت۔ لاء گریجوایٹ۔ عمر ۲۰ تا ۳۰ سال ۱۵/۱/۶۷ کو (پ۔ٹ ۲۴/۱۱/۶۶)

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ لاہور ریلوے روڈ: ایوننگ کورسز میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں ۱۰/۱۲/۶۶ تک بنام پرنسپل صاحب فارم درخواست دفتر پرنسپل صاحب سے۔

کورسز	عرصہ ٹریننگ	قابلیت	کورسز	عرصہ ٹریننگ	قابلیت
۱۔ مکینیکل ڈرافٹس مین	۲ سال	میٹرک یا ایچ یر ہم	۴۔ سروئنگ کورس	۱ سال	مڈل پاس
۲۔ بلڈنگ	۲ سال				
۳۔ چیف فٹر	۱ سال	مڈل پاس	۵۔ ٹریسر	۱ سال	مڈل پاس

(پ۔ٹ ۲۴/۱۱/۶۶)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مکمل کورس تولہ ۱۳-۷۵ — مکمل کورس چودہ روپے — نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس نو روپے ۹/ — حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ — مقامی دوست ربوہ سے خریدیں

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

● حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ پاکستانی فوجوں پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ انہوں نے کشمیر کی جنگ میں مادر وطن کی سلامتی کے لئے پروانہ وار جانیں دیں اور اس طرح محمد بن قاسم کی یاد تازہ کر دی جس نے برصغیر میں ظلم و استبداد کی طاغوتی طاقتوں کو شکست فاش دے کر اسلام کا بول بالا کیا تھا۔ وہ ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے جو کل حیدرآباد کے شہریوں نے ان کے اعزاز میں دی۔

● لندن ۲۸ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان اپنا برطانیہ کا سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد کل پیرس پہنچ رہے ہیں۔ جہاں صدر ڈیگال ان کا خیر مقدم کریں گے۔ دونوں سربراہوں کی بات چیت باضابطہ طور پر منگل کو ہوگی۔ اور فنی امداد تجارت، اقتصادی اور دوسرے شعبوں میں دونوں ملکوں کے تعاون کا جائزہ لیا جائے گا۔ دونوں سربراہ بین الاقوامی مسائل، ایشیا کی صورت حال اور خاص طور پر ویتنام کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے۔

● جارج ٹاؤن ۲۸ نومبر۔ زیمبیا کے صدر ڈاکٹر کونڈا نے کہا ہے کہ برطانیہ نے روڈیشیا کی غیر قانونی حکومت کے خلاف ابھی تک کوئی سخت اقدام نہیں کیا یہ ایک خطرناک بات ہے اور اس سے روڈیشیا میں خونریز خانہ جنگی کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ صدر کونڈا گیانا کے وزیر اعظم مسٹر برنہم کی استقبالیہ تقریر کا جواب دے رہے تھے وہ ان دنوں گیانا کے دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔

● ننکانہ ۲۸ نومبر۔ ننکانہ صاحب میں سکھوں کی مذہبی تقریبات شروع ہو گئیں ہیں۔ اس مذہبی تقریب میں حصہ لینے کے لئے بھارت، افغانستان اور ایران سے سکھوں کی کافی تعداد پاکستان آئی ہوئی ہے۔ آج مذہبی تقریب کے اختتام پر ننکانہ صاحب میں ایک سکھوں کا جلوس نکلے گا۔

● پشاور ۲۸ نومبر۔ روسی مزدوروں کے وفد کے قائد مسٹر پیڈیشکونٹ نے کہا ہے کہ روس اور پاکستان کے درمیان دوستی مضبوط ہو رہی ہے انہوں نے بتایا کہ یہ تاثر ہم نے پاکستانی عوام کے ساتھ میل جول کے بعد لیا ہے وہ بلدیہ پشاور کی مزدور یونین کے ڈنر کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ جو روسی وفد کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔

مسٹر پیڈیشکونٹ نے کہا کہ خیر سگالی کے وفود کے باہمی تبادلے سے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مزید بہتر ہوتے چلے جائیں گے انہوں نے اپنے پرتپاک خیر مقدم پر مقامی لیبر یونین اور عوام کا شکریہ ادا کیا۔

● ماسکو ۲۸ نومبر۔ روس نے اسرائیلی جارحیت کے خطرہ کے پیش نظر متحدہ عرب جمہوریہ کو مزید فوجی امداد دینا منظور کر لیا ہے اس سلسلہ میں جو باتیں طے ہوئی ہیں انہیں خفیہ رکھا گیا ہے۔ دریں اثناء ماسکو کے سفارتی حلقوں نے روسی وزیر اعظم کوسیجن اور متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر مارشل عبدالحکیم عامر کی ملاقات کو بہت اہم قرار دیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ روس متحدہ عرب جمہوریہ کو بھاری مقدار میں فوجی امداد دے گا۔ اس فوجی امداد کے سامان کو متحدہ عرب جمہوریہ شام بھی منتقل کرنے کا مجاز ہوگا۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر مارشل عبدالحکیم عامر گذشتہ دنوں روس کے سرکاری دورے پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے روسی وزارت دفاع کے افسروں کے علاوہ روسی وزیر دفاع اور وزیر اعظم سے بھی اہم ملاقاتیں کی تھیں۔

● جکارتہ ۲۸ نومبر۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر آدم ملک نے کہا کہ انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی آزاد ہے۔ وہ غیر جانبدار نہیں ہے بلکہ اس نے غیر وابستگی کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اور وہ کسی بھی بلاک میں شامل نہیں ہوگا۔ انڈونیشی وزیر خارجہ نے یہ بات کل رات انڈونیشی کھلاڑیوں کے اعزاز میں خطاب کرتے ہوئے کہی جو ۵ویں ایشیائی کھیلوں میں حصہ لینے بنکاک جا رہے ہیں انہوں نے کہا انڈونیشیا کسی فوجی معاہدے میں شامل نہیں تاہم وہ ان لوگوں اور ممالک کی بھرپور حمایت کرے گا جو سامراجی اور نوآبادیاتی طاقتوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں (مینیجر)

افروڈور
افروڈور جرمنی کی ایک بہت مشہور اور بہت پرانی دواساز فیکٹری ایم سی ایم کلاسٹرمن کولون کی قابل فخر دوائی ہے۔
افروڈور ایسے مریضوں کے لئے جو کسی نہ کسی وجہ سے مردمی طاقت کی کمزوری کا شکار ہیں، ایک مستند دوائی ہے۔
افروڈور علاوہ مردمی کمزوری کے اعصاب کی کمزوری، چڑچڑاپن، ذہنی انتشار جلد تھک جانا اور مردانہ بانجھ پن کے لئے بھی نہایت مجرب دوائی ہے غرض افروڈور جو کہ جرمنی کے مشہور عالم دواساز کارخانہ کی تیار کردہ دوائی ہے اور عرب ممالک میں مدت سے بیحد مقبول ہے اب گزشتہ ایک سال لاہور اور پشاور کے علاقوں میں بھی بہت مقبولیت اختیار کر چکی ہے آپ ایک بار استعمال کرنے کے بعد اس کی بیشمار خصوصیات و فوائد کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ۵۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ۱۵/- روپے آپ پورے اعتماد سے افروڈور دوائی استعمال کر سکتے ہیں۔
آپ کے شہر کے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے
شفا میڈیکوز لاہور ٹیلیفون ۳۲۱۱ / ۶۴۶۹۳

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے چھوٹے بھائی مکرم فتح خان اجمل صاحب ولد مکرم کریم خان صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان محترمہ رضیہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کے ہمراہ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر بروز ہفتہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء بعد نماز مغرب کوٹھی پام ویو واقع ڈیوس روڈ پر فرمایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے اس نکاح کو بابرکت فرمائے۔

[redacted]

ہمدرد نسواں (دھرائی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے ۲۰

شریعت کے احکام تیرہ سو سال پہلے مل چکے ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا

جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پردہ کے شرعی احکام کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"پس اسلامی تعلیم کے ماتحت پردے کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت ہر قسم کے کاموں میں مردوں کے شریک حال ہو سکتی ہے۔ وہ مردوں سے پڑھ سکتی ہے ان کا لیکچر سن سکتی ہے اور اگر کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے۔ مجالس وعظ اور لیکچروں میں مردوں سے الگ ہو کر بیٹھ سکتی ہے ضرورت کے موقعہ پر اپنی رائے بیان کر سکتی ہے اور بحث کر سکتی ہے کیونکہ ایسے امور جن میں عورتوں کا دخل ہو ان امور میں عورتوں کا مشورہ لینا ضروری ہوتا ہے اسی طرح عورت ضرورت کے ماتحت مرد کے ساتھ مل کر بھی بیٹھ سکتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک نوجوان لڑکی کو جو پیدل جا رہی تھی

اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۳۴۹) ہمارے ملکی رواج کے مطابق تو اگر کوئی شخص ایسا کرے تو شاید ساری قوم اس کا بائیکاٹ کر دے۔ لیکن شریعت کے احکام آج سے تیرہ سو سال پہلے مل چکے ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر عورتوں کی گاڑیوں میں کبھی کوئی خطرہ ہو تو مردوں کا فرض ہے کہ عورتوں کو اپنے پاس مردانہ گاڑیوں میں بٹھا لیں۔ یا عورت اکیلی خود مردانہ گاڑی میں جا بیٹھے جہاں وہ شریف مردوں کی موجودگی میں اپنی عزت کو بہ نسبت اکیلے کمرہ میں بیٹھنے کے زیادہ محفوظ سمجھتی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی خطرہ نہ ہو

تو عورتیں خود سودا خریدنے کے لئے بازاروں میں بھی جا سکتی ہیں۔ عرب میں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں عورتیں خود بازاروں میں جاتیں اور چیزیں خریدتی تھیں۔ بلکہ وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ ہماری خریدی ہوئی چیزیں عورتوں کو پسند ہی نہیں آتیں وہ کہتی ہیں کہ مرد کیا جانیں کہ کپڑا کیسا ہونا چاہیئے یا اور چیزوں کے متعلق انہیں کیا واقفیت ہو سکتی ہے ہم خود جا کر خریدیں گی۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھوں سے راستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مجلسوں پارٹیوں میں جانا جب کہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں،

اور ان کا مردوں سے بے تکلف کے ساتھ غیر ضروری باتیں کرنا یہ ناجائز ہے اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے۔"

(تفسیر کبیر)

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں درج ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) نانبائی (۲) پیڑے کرنے والے (۳) آٹا گوندھنے والے (۴) باورچی (۵) ماشکی (۶) جمعدار (۷) مزدور (۸) چھوٹا گوشت (۹) بڑا گوشت۔

(افسر جلسہ سالانہ - ربوہ)

پہرہ دار مطلوب ہیں:-

جلسہ سالانہ کے لنگروں کی حفاظت کے لئے جلسہ کے ایام کے لئے متین پہرہ داروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ یکم جنوری ۶۷ء تک افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں بھیج دیں۔

ڈیوٹی ۲۴ گھنٹہ کی ہوگی تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ کیا جائے گا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

قافلہ قادیان سے متعلق ضروری اعلان

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب ہو چکا ہے ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات ۱۲ بجے سے قبل جودھامل بلڈنگ لاہور پہنچ جائیں۔ میرے دفتر کا عملہ جودھامل بلڈنگ میں موجود ہوگا۔ پہنچتے ہی اپنی آمد کی دفتر رپورٹ کریں۔ بروقت پہنچنا نہایت ضروری ہے۔

سید داؤد احمد
ناظر خدمت درویشان

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور احباب جماعت کا فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں فرما دیا تھا اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ سے حضور نے معین وعدے لئے تھے۔ گزارش ہے کہ ہر جماعت اپنے اسم وار تفصیلی وعدوں کی پہلی قسط فوراً مرکز میں بھجوا دے اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے کہ جب فہرست مکمل ہوگی تو بھجوائی جائے گی۔ پہلی قسط کے بعد دوسری اور تیسری قسط تیار ہونے پر ارسال فرما دی جائے امید ہے عہدیداران جماعت اس پر عمل کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے (وکیل المال تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف ۲ ماہ رہ گئے ہیں لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

تمام مجالس کو انفرادی طور پر اور قائدین اضلاع کی خدمت میں مجموعی طور پر سال گزشتہ ۶۶-۱۹۶۵ء کے جملہ بقایاجات کی تفصیل بھجوائی جا چکی ہے ان بقایاجات کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اراکین سے بقایاجات کا نقاضا نہ کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ آئندہ بھی ان چندوں کے معاملہ میں غفلت برتیں گے اور مرکز سے ان کا تعلق بھی مضبوط نہ ہوگا۔ پس قائدین مجالس کو چاہیئے کہ گزشتہ سال کے بقایاجات وصول کر کے جلد سے جلد مرکز کو ارسال کریں۔

۲۔ بعض اوقات وصول شدہ رقوم دیر تک مقامی مجلس میں پڑی رہتی ہیں آئندہ مجالس اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر ماہ بیس تاریخ تک رقوم وصول کر کے مرکز کو بھجوا دی جایا کریں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲